سوال

(43) مساجد میں نقش ونگار جائز ہے یا نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

چونیاں سے عبدالستار سوال کرتے ہیں کہ مساجد میں نقش ونگار جائز ہے یا نہیں ؟ قرآن وحدیث کے مطابق جواب دیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ مساجد میں اس طرح کی مینا کاری اور نقش ونگاری جو نماز پڑھتے وقت نمازی کے لئے خلل اندازی کا باعث ہو، درست نہیں ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی زیب وزینت کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھا ہے ۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ منقش چادر میں نماز ادا کی تو بعد میں فرمایا : ''اسے واپس کردو کیونکہ اس کے نقش ونگار کی وجہ سے میری توجہ ہٹ جانے کا اندیشہ ہے ۔ '' (صحیح بخاری)

اس حدیث کے تحت حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ہر وہ چیز جو نمازی کے لئے دوران نماز بے توجہی کا باعث بنے مکروہ اورناپسندیدہ ہے جیسا کہ نقش ونگار وغیرہ ۔ (فتح الباری :11/483)

مساجد کی زیب وزینت اور نقش ونگاری کی مذمت کے متعلق کئی ایک احادیث ہیں بلکہ احادیث میں صراحت کے ساتھ اسے علامات قیامت قرار دیتے ہوئے اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ، خاص طور پر جب ایسی چیزیں فخر ومباہات کا ذریعہ بن جائیں ۔ چنانچہ حدیث میں ہے : ''مجھے اس بات کا حکم نہیں دیا گیا کہ میں مساجد کو چونا گچ کروں یا انہیں نقش ونگار سے آراستہ کروں ۔ ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : ''کہ تم اپنی مساجد کو یہود ونصاریٰ کی طرح خوب مینا کاری سے آراستہ کرو گے ۔ '' (صحیح ابن حبان : 4/70)

ایک اور حدیث میں ہے کہ لوگوں پر ایسا وقت ضرور آئے گا کہ وہ اپنی مساجد کو فخر ومباہات کا ذریعہ بنائیں گے ، نماز اور رشد وہدایت کے سامان سے اس کی تعمیر نہیں کریں گے ۔ (صحیح بخاری تعلیقاً)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے کہ : ''جو قوم بد عملی کا شکار ہوجاتی ہے وہ مساجد کو نقش ونگار اور بیل بوٹوں سے مزین کرنا شروع کردیتی ہے ۔ ''(ابن ماجہ ، کتاب المساجد)

یہ روایت اگرچہ سند اضعیف ہے تاہم تائید کے لئے اسے پیش کیا جاسکتا ہے۔ مساجد کو مضبوط اور خوبصورت تو ضرور ہونا چاہیے لیکن نقش ونگار اور مینا کاری سے دور رکھنا چاہیے، خاص طور پر محراب والی دیوار پر بیل بوٹے یا شیشہ لگانا جس سے نمازی کی توجہ دوسری طرف لگ جائے سخت معیوب ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:82